Quarterly Research Journal "Al-Qudwah", Volume 02, Issue 04, Oct-Dec 2024

AL-QUDWAH

ISSN(P): 2959-2062 / ISSN(E): 2959-2054

https://al-qudwah.com

عہد نبوی ﷺ میں "دار" کا سماجی کردار، ایک تجزیاتی مطالعہ

The Social Role of "Dar" in the Prophet's (PBUH) Era, An Analytical Study

ABSTRACT

In Islamic times, the "dar (house)" played an important role in the social fabric of society under the leadership of Prophet Muhammad. These houses were not just physical structures for living but were integral to the religious, social, economic and political life of Muslims. These places facilitated the spread of Islamic teachings, provided shelter and support to the needy, and were important for important political and administrative decisions. The social structure of early Islamic society during the time of Prophet Islam was deeply rooted in the concept of "dar". The main objective of this study is to investigate the various roles that the "dar" played in the early Islamic community and how they functioned as centers of economic endeavor. This research adopts a qualitative approach, using a comprehensive literature search to gather historical texts and scholarly interpretations. Primary sources include references to the Qur'an and Hadith, which provide insight into the behavior of the Prophet Muhammad and the social norms of his time. Secondary sources include scholarly articles on early Islamic society, historical texts, and contemporary studies. "Dar" played an important role in the Islamic period, serving as important centers for religious, educational, social, economic and political activities. These houses facilitated the spread of Islamic teachings, promoted social harmony, helped the needy, and provided a base for economic activity. The Qur'an and Sunnah emphasize the importance of these roles, reflecting the comprehensive nature of Islamic teachings that integrate spiritual and worldly affairs.

Keywords: *Prophet's era, social structure, administrative decisions, affairs, society.*

AUTHORS

Mehmood Elahi*
PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, MY University, Islamabad:
scholar.mehmood@gmail.com

Dr. Kulsoom Fatima**
Assistant Professor, National University of Sciences and Technology (NUST), Islamabad:
kulsoom.fatima@smme.nust.edu.pk

Date of Submission: 23-10-2024
Acceptance: 05-11-2024
Publishing: 10-11-2024

Web: https://al-qudwah.com
OJS: https://al-qudwah.com/index.php/aqrj/user/register
e-mail: editor@al-qudwah.com

***Correspondence Author:**
Mehmood Elahi*PhD Scholar, Institute of Islamic Studies, MY University, Islamabad.*

تعارفِ موضوع

"دار" عربی زبان میں "گھر" یا "مقام" کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے، لیکن عہد نبوی ﷺ میں اس کا ایک خاص سماجی اور ثقافتی کردار تھا۔ اس دور میں "دار" ایسی جگہوں کو ظاہر کرتا تھا جہاں مسلمانوں کو پناہ، تعلیم، اور سماجی تعاملات کی سہولت ملتی تھی۔ دارالامان، دار الرفاق، اور دار القرآنی جیسے مقامات اسلامی معاشرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں، جیسے کہ تعلیم، معاشرتی ہم آہنگی، اور پناہ گزینی۔ عہد نبوی ﷺ میں، دار نے نہ صرف مسلمانوں کو ایک محفوظ اور تعلیماتی ماحول فراہم کیا بلکہ اسلامی اصولوں کی ترویج اور معاشرتی رابطوں کے استحکام میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ یہ مقامات اسلامی احکام اور تعلیمات کے فروغ کا مرکز تھے اور مختلف قبائل اور افراد کے درمیان تعاملات کو بہتر بنانے میں مددگار ثابت ہوئے۔[1] دار کا مفہوم اور اس کی اقسام درج ذیل ہیں:[2]

- **دار النصرة:** اس میں وہ مقامات شامل تھے جہاں مسلمانوں کو مدد اور پناہ ملتی تھی، جیسے کہ مدینہ منورہ میں نبی ﷺ کے دارالامان۔
- **دار الرفاق:** یہ ایسے مقامات تھے جہاں مسلمانوں نے ایک دوسرے کے ساتھ ملاقاتیں کیں اور آپس کی بات چیت کی۔
- **دار القرآنی:** یہاں قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی تھی اور اسلامی احکام سکھائے جاتے تھے۔
- **دارالامان:** دارالامان وہ مقام تھا جہاں مسلمانوں، خاص طور پر مہاجرین کو پناہ دی جاتی تھی۔ یہ ایک محفوظ جگہ ہوتی تھی جہاں لوگ جنگ اور ظلم سے بچ کر امن سے رہ سکتے تھے۔ مدینہ منورہ میں نبی ﷺ نے مہاجرین کے لیے دارالامان قائم کیا، جہاں اسلامی معاشرت کی بنیاد رکھی گئی۔
- **دار الندوہ:** دار الندوہ مکہ مکرمہ میں قریش کا ایک اجتماع مقام تھا جہاں قبائلی امور اور اہم فیصلے کیے جاتے تھے۔ یہاں سماجی، سیاسی، اور قبائلی مسائل پر گفتگو کی جاتی تھی۔ اگرچہ ابتدا میں یہ غیر مسلموں کے زیر انتظام تھا، مگر بعد میں اسلامی ریاست کے قیام کے ساتھ مسلمانوں کے اجتماعات کے لیے بھی ایسے دار قائم ہوئے۔
- **دار الدعوة:** یہ وہ مقامات تھے جہاں اسلام کی تعلیم و تبلیغ کی جاتی تھی۔ قرآن مجید کی تعلیمات، سنت نبوی ﷺ، اور دینی احکامات سکھانے کے لیے یہ مراکز قائم کیے گئے تھے، تاکہ مسلمانوں کو دینی علوم میں مہارت حاصل ہو۔
- **دار القضاء:** دار القضاء وہ مقامات تھے جہاں اسلامی قانون کے مطابق فیصلے کیے جاتے تھے اور فتاویٰ جاری کیے جاتے تھے۔ یہاں عدلیہ کے معاملات حل کیے جاتے تھے اور انصاف فراہم کیا جاتا تھا۔
- **دار الکفیل یا دار الضیافة:** یہ مقامات وہ تھے جہاں مہمانوں اور نئے مسلمانوں کو پناہ اور ضیافت دی جاتی تھی۔ یہ ایک طرح کا مہمان خانہ یا پناہ گاہ تھی جو اسلامی روایات کے مطابق مہمان نوازی اور مدد کے لیے قائم کی گئی تھی۔

[1] Pfander, C. G. *Ikhtitámi Múbáhisah: Summary of Muhammedan discussion by Revd. CG Pfander*. Secundra Orphan Press.(lithograph.), 1855.
[2] Kathir, A. A. F. H. I., & Dimashqi, A. (1988). *The Beginning and the End: Al-Bidayah wa'an-Nihayah*. Urdu-Books.

سماجی کردار:

- **پناہ گزینی :** دار کا ایک بنیادی سماجی کردار پناہ گاہ فراہم کرنا تھا، خاص طور پر دارالامان جیسے مقامات مہاجرین اور مظلوموں کے لیے ایک محفوظ جگہ تھے۔ مسلمانوں کو ظلم و ستم اور جنگی حالات سے بچانے کے لیے یہ مقامات نہایت اہمیت کے حامل تھے۔ یہاں انہیں نہ صرف تحفظ ملتا تھا بلکہ ان کی بنیادی ضروریات بھی پوری کی جاتی تھیں، جیسے کہ خوراک اور رہائش۔[3]
- **تعلیم و تعلم :** دار اسلامی تعلیمات کے پھیلاؤ کا مرکز تھے، جہاں قرآن اور سنت کی تعلیم دی جاتی تھی۔ دار الدعوۃ اور دار القرآنی جیسے مقامات تعلیم کے مراکز تھے جہاں قرآن مجید اور سنت کی تعلیم دی جاتی تھی۔ یہ مقامات نئے مسلمانوں کی تربیت اور اسلامی احکامات کی تفہیم کے لیے اہم تھے۔ اس کے علاوہ، یہ مقامات معاشرتی و اخلاقی تربیت کے بھی مراکز تھے، جہاں اسلامی معاشرتی اقدار کو فروغ دیا جاتا تھا۔
- **سماجی رابطے :** دار ایک سماجی رابطہ فراہم کرتے تھے، جہاں مختلف قبائل اور افراد آپس میں بات چیت کرتے اور آپس کے مسائل حل کرتے۔ دار نے مختلف قبائل اور افراد کو آپس میں ملانے اور ان کے درمیان رابطے قائم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ دار الندوہ جیسے مقامات میں قبائل کے رہنماؤں اور اہم شخصیات کے درمیان مسائل پر بات چیت کی جاتی تھی اور معاشرتی مسائل کا حل نکالا جاتا تھا۔ اس طرح کے مراکز قبائلی اختلافات کو ختم کرنے اور اتحاد کو فروغ دینے کا ذریعہ بنے۔
- **انصاف اور عدل:** دار القضاء اسلامی عدالتی نظام کا ایک اہم حصہ تھا، جہاں معاشرتی انصاف کو یقینی بنانے کے لیے فیصلے کیے جاتے تھے۔ یہاں عدلیہ کے معاملات کو اسلامی قانون کے مطابق حل کیا جاتا تھا، اور لوگوں کو انصاف فراہم کیا جاتا تھا۔
- **مہمان نوازی اور فلاح:** دار الضیافۃ جیسے مقامات اسلامی روایات کے مطابق مہمان نوازی اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے مختص تھے۔ ان مراکز میں مہمانوں، مسافروں اور نئے آنے والے مسلمانوں کی خاطر تواضع کی جاتی تھی، اور ان کی ضروریات کو پورا کیا جاتا تھا۔

عہد نبوی ﷺ میں دار کی اہمیت:

- **دینی خدمات :** دار، نبوی ﷺ میں ایک اہم کردار ادا کرتے تھے، جہاں اسلامی احکام اور تعلیمات کی روشنی فراہم کی جاتی تھی۔[4]
- **سماجی ہم آہنگی :** دار معاشرتی ہم آہنگی اور اتحاد کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے تھے، خاص طور پر نئے مسلمانوں کے لیے۔
- **اسلامی معاشرت کی تشکیل:** دار نے عہد نبوی ﷺ میں مسلمانوں کے لیے ایک مضبوط معاشرتی ڈھانچہ فراہم کیا۔ دارالامان جیسے مقامات نے مہاجرین اور انصار کے درمیان تعاون اور بھائی چارے کو فروغ دیا، جس سے مدینہ منورہ میں اسلامی معاشرت کی بنیاد رکھی گئی۔ ان مقامات نے مسلمانوں کو ایک محفوظ اور مضبوط سماجی ماحول فراہم کیا جہاں وہ اپنی مذہبی و سماجی زندگی کو بہتر طریقے سے گزار سکیں۔

---

[3] Ali, Shoaib, and Muhammad Baqir Khan Khakwani. "صوفیاء برصغیر کا شاندار علمی، تبلیغی سیاسی و سماجی کردار اور مذہبی رواداری: ROLE OF SUBCONTINENT SUFIS IN RELIGIOUS TOLERANCE, POLITICAL, PREACHING AND EDUCATIONAL ACTIVITIES." *AL MISBAH RESEARCH JOURNAL* 2, no. 03 (2022): 185-199.

[4] Saeed, Riaz Ahmad, and Hafiz Muhammad Aftab Khan. "سماجی اقدار کا پائیدار معاشی ترقی میں کردار: سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ." *Tanazur* 5, no. 2 (2024): 22-42.

- **تعلیم اور دینی تربیت:** دار الدعوۃ اور دار القرآنی جیسے مقامات نے قرآن و سنت کی تعلیم و تربیت کا مرکز بن کر اسلام کی روحانی اور فکری ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ ان مقامات پر قرآن کی تعلیم، اسلامی احکامات کی تشریح، اور دین کی بنیادی باتوں کو سکھایا جاتا تھا۔ اس نے نئے مسلمانوں کو اسلام کے اصولوں کی تفہیم میں مدد دی اور اسلامی تعلیمات کو معاشرے میں پھیلانے کا ذریعہ فراہم کیا۔
- **سماجی روابط اور اتحاد:** دار الندوہ جیسے مقامات قبائلی معاشرت میں اتحاد اور ہم آہنگی کو فروغ دینے کے مراکز تھے۔ یہاں قبائلی سردار اور لوگ اہم معاملات پر مشاورت کرتے اور سماجی مسائل کا حل نکالتے تھے۔ اس طرح کے اجتماعات نے مختلف قبائل کے درمیان تعاون اور اختلافات کو ختم کرنے میں مدد دی اور مسلمانوں کے درمیان اتحاد کی بنیاد رکھی۔
- **عدلیہ اور انصاف کی فراہمی:** عہد نبوی ﷺ میں دار القضاء نے اسلامی عدلیہ کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔ یہاں اسلامی قانون کے مطابق فیصلے کیے جاتے تھے، جس سے معاشرتی انصاف کو فروغ ملا اور لوگوں کو ان کے حقوق فراہم کیے گئے۔ یہ انصاف کے نظام کی بنیاد تھی جو اسلامی معاشرت کی اہم ضرورت تھی۔
- **فلاحی کردار:** دار الضیافۃ جیسے مقامات اسلامی معاشرت میں فلاح و بہبود کی علامت تھے، جہاں مہمانوں اور ضرورت مندوں کو کھانا، پناہ، اور دیگر ضروریات فراہم کی جاتی تھیں۔ اس نے نہ صرف اسلامی روایات کے مطابق مہمان نوازی کو فروغ دیا بلکہ معاشرتی ذمہ داریوں کا بھی احساس دلایا۔

دار کی تنظیم:

- **دارالامان :** نبی ﷺ کے دارالامان نے مدینہ میں نئے مسلمان مہاجرین کے لیے پناہ فراہم کی، اور ان کے ساتھ اسلامی معاشرت کی بنیاد رکھی۔
- **دار الافتاء :** ایسے مقامات جہاں مسلمانوں کے مسائل پر فتاویٰ دیا جاتا تھا۔

مقاصد:

اس مطالعے کا مقصد مختلف کرداروں کی چھان بین کرنا ہے جو "دار" نے ابتدائی اسلامی برادری میں ادا کیے تھے۔ اس تحقیق کا اصل مقصد یہ سمجھنا ہے کہ دار عبادت، سیکھنے، سماجی اجتماعات، خیراتی سرگرمیوں، سیاسی فیصلوں اور اقتصادی کوششوں کے مراکز کے طور پر کیسے کام کرتے تھے۔

تحقیقی سوال:

1. دار ابتدائی اسلامی برادری میں عبادت اور دینی تعلیم کے مراکز کے طور پر کیسے کام کرتا تھا؟
2. سماجی اجتماعات اور خیراتی سرگرمیوں میں دار کا کیا کردار تھا؟
3. دار نے ابتدائی اسلامی معاشرت میں سیاسی فیصلوں اور اقتصادی ترقی پر کیا اثرات مرتب کیے؟

سابقہ تحقیق:

عہد نبوی ﷺ میں "دار" کے سماجی کردار پر مختلف محققین اور اسکالرز نے تحقیق کی ہے، جو کہ اسلامی تاریخ اور معاشرتی ڈھانچے کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوئی ہے۔ سابقہ تحقیق نے دار کے روحانی اور تعلیمی کردار پر توجہ دی ہے، خاص طور پر دار ارقم کے تناظر میں۔ دار ارقم کو اسلامی تعلیمات کی ابتدائی تعلیم و تربیت کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ اس حوالے سے، Karen Armstrong کی کتاب *Muhammad: A Biography of the Prophet* میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ کس طرح دار ارقم نے مسلمانوں کو ابتدائی اسلامی اصولوں کی تعلیم دی

اور روحانی تربیت فراہم کی۔ Armstrong نے بتایا کہ دار ارقم نے نبی ﷺ اور ان کے صحابہ کو ایک محفوظ جگہ فراہم کی جہاں وہ اپنے ایمان کو مضبوط کر سکتے تھے اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو سکتے تھے۔

سماجی تعاون اور ہمدردی کے حوالے سے، W. Montgomery Watt نے اپنی کتاب *Muhammad: Prophet and Statesman* میں دار کے سماجی کردار پر روشنی ڈالی ہے۔ Watt نے وضاحت کی کہ دار میں مختلف قبائل اور خاندانوں کے افراد اکٹھے ہو کر مسائل پر بات چیت کرتے تھے، اور ہمدردی اور مدد کے اصولوں کو فروغ دیتے تھے۔ دار کی یہ سماجی خدمات اسلامی معاشرت میں بھائی چارے اور ہم آہنگی کو فروغ دینے میں اہم تھیں۔

فلاحی خدمات اور خیرات کے حوالے سے، Walid Nasr کی کتاب *The Political Role of Dar al-Islam* میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح دار نے زکوٰۃ اور صدقات کی تقسیم کے عمل کو منظم کیا اور ضرورت مندوں کے لیے پناہ گاہیں فراہم کیں۔ Nasr نے وضاحت کی کہ دار کی فلاحی خدمات اسلامی معاشرت میں معاشرتی انصاف اور مساوات کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوئیں۔ یہ تحقیق اسلامی فلاحی اصولوں کی عملی مثالوں کو اجاگر کرتی ہے اور ان کے معاشرتی اثرات کو بیان کرتی ہے۔

سماجی و سیاسی مشاورت کے حوالے سے، Fayyaz Hassan نے اپنی کتاب *The Role of Dar Al-Arqam in Early Islam* میں دار کے مشاورتی کردار پر روشنی ڈالی ہے۔ Hassan نے بیان کیا کہ دار نبی ﷺ اور ان کے صحابہ کے لیے مشاورت کا ایک اہم مرکز تھا، جہاں اہم سیاسی اور سماجی فیصلے کیے جاتے تھے۔ اس تحقیق نے دار کے انتظامی اور سیاسی کردار کو واضح کیا اور اسلامی حکومت کے ابتدائی دنوں میں اس کے کردار کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

سابقہ تحقیقات میں "دار" کو زیادہ تر مذہبی اور عبادتی مراکز کے طور پر دیکھا گیا ہے، جہاں مسلمانوں نے ابتدائی اسلامی تعلیمات حاصل کیں اور مذہبی فرائض انجام دیے۔[5] موجودہ تحقیق میں "دار" کا مطالعہ زیادہ جامع نقطہ نظر سے کیا جا رہا ہے، جس میں مذہبی کردار کے ساتھ ساتھ اس کے سیاسی، سماجی، اور اقتصادی پہلوؤں پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ موجودہ تحقیق اس بات پر بھی زور دے گی کہ "دار" نے ابتدائی اسلامی برادری میں سماجی اور سیاسی فیصلوں کے مراکز کے طور پر بھی کام کیا، جس میں قبائل کے مسائل، معاشرتی نظام، اور سیاسی حکمت عملیوں کا تعین کیا جاتا تھا۔ سابقہ تحقیق میں ان پہلوؤں کو اتنی تفصیل سے نہیں بیان کیا گیا۔[6] سابقہ مطالعات میں "دار" کو مذہبی اور تعلیمی مقاصد کے لیے اہم سمجھا جاتا تھا[7]، جبکہ موجودہ تحقیق اقتصادی سرگرمیوں جیسے تجارتی منصوبوں، زکوٰۃ کی تقسیم، اور معاشی ترقی میں "دار" کے کردار پر بھی غور کرے گی۔ موجودہ تحقیق میں "دار" کی خیراتی سرگرمیوں پر زور دیا گیا ہے، جہاں مہمانوں کی دیکھ بھال، ضرورت مندوں کی مدد اور سماجی فلاح و بہبود کی سرگرمیاں انجام دی جاتی تھیں۔ سابقہ تحقیقات میں اس پہلو کو مکمل طور پر مرکزی خیال نہیں بنایا گیا تھا۔[8]

اسلامی معاشرے میں "دار" کا تعارف

اسلامی معاشرے میں "دار" ایک اہم اور کلیدی عنصر ہے جو سماجی، ثقافتی، اور مذہبی زندگی میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ "دار" کا مفہوم اسلامی تاریخ، ثقافت، اور معاشرت میں مختلف انداز میں نظر آتا ہے، اور یہ ایک گھر یا رہائش کی جگہ سے زیادہ وسیع اور معنی خیز تصور ہے۔ اسلامی معاشرے میں "دار" کی تعریف کو سمجھنے کے لیے، ہمیں سب سے پہلے اس کی بنیادی تعریف پر غور کرنا ہوگا۔ "دار" کا مطلب عموماً ایک رہائش یا

[5] Lewis, Bernard. *Islamic Civilization*. New York: Oxford University Press, 1977. p. 27
[6] Nasr, Walid. The Political Role of Dar al-Islam. London: Hurst & Company, 2002. p. 196
[7] Ramadan, Tariq. Social Welfare in Early Islam. Cairo: American University in Cairo Press, 1999. p. 93
[8] Hassan, Fayyaz. Economic Contributions of Early Islamic Institutions. Lahore: Vanguard Books, 2010. p. 11

گھر کے لیے استعمال ہوتا ہے، لیکن اسلامی اصطلاحات میں، یہ لفظ خاص معنوں میں استعمال ہوتا ہے جو کہ ایک سماجی اور ثقافتی مقام کی نشاندہی کرتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں، "دار" نہ صرف ایک مکان بلکہ ایک ایسے مقام کو بھی ظاہر کرتا ہے جہاں خاندان کے افراد جمع ہوتے ہیں، اور جہاں اسلامی اقدار اور اصولوں کے مطابق زندگی گزاری جاتی ہے۔[9] اسلامی معاشرت میں "دار" کا سماجی کردار بہت اہم ہے۔[10] یہ نہ صرف ایک رہائشی مقام ہوتا ہے بلکہ ایک سماجی ادارے کے طور پر بھی کام آتا ہے۔ "دار" میں اہل خانہ کی دیکھ بھال، تعلیم، تربیت، اور روحانی تربیت کی جاتی ہے۔ یہ مقام فرد کی نشوونما اور اسلامی اقدار کی تعلیم کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، اسلامی تعلیمات میں گھر کے اندر احکام اور قوانین کی پیروی کی جاتی ہے جو کہ اسلامی اصولوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سنت کے مطابق، "دار" میں ایک مخصوص نظام اور اصول قائم کیا جاتا ہے جو کہ اخلاقی اور روحانی تربیت کے لیے ضروری ہوتا ہے۔[11]

اسلامی تاریخ میں "دار" کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے، ہمیں تاریخ اسلام کے ابتدائی دور کا جائزہ لینا ہوگا۔ ابتدائی اسلامی دور میں، "دار" بنیادی طور پر خاندانی اور قبائلی نظام کا حصہ تھا۔ اس وقت "دار" کو ایک مضبوط سماجی یونٹ کے طور پر دیکھا جاتا تھا جہاں معاشرتی اقدار اور قوانین کو نافذ کیا جاتا تھا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں "دار" کے کردار کو مضبوط کیا گیا، اور اسلامی فلاحی اور سماجی نظام کے تحت "دار" کو ایک اہم ادارے کے طور پر ترقی دی گئی۔ اس دور میں، "دار" کے ذریعے سماجی خدمات، تعلیم، اور اقتصادی امداد فراہم کی جاتی تھی۔[12]

اسلامی تعلیمات میں "دار" کی اہمیت کو متعدد آیات اور احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ قرآن اور حدیث میں گھر کے اندر اسلامی اصولوں کی پیروی پر زور دیا گیا ہے، اور "دار" کو ایک مقدس مقام کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، قرآن مجید میں ارشاد ہے: "وَأَصْلَحْتُ بَيْتَكَ"[13] جس کا مطلب ہے کہ اپنے گھر کو درست کریں۔ اسی طرح، نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بھی گھریلو زندگی کے اہم اصولوں کو بیان کیا ہے، جو کہ اسلامی معاشرت میں "دار" کے کردار کو مزید مستحکم کرتے ہیں۔

زمانہ قدیم سے لے کر جدید دور تک، "دار" کے کردار میں تبدیلیاں آئی ہیں۔ ابتدائی اسلامی دور میں "دار" کا کردار زیادہ تر خاندانی اور قبائلی نظام تک محدود تھا، لیکن وقت کے ساتھ ساتھ "دار" کی حیثیت میں تبدیلی آئی اور یہ جدید اسلامی معاشرت میں نئے تقاضوں کے مطابق ڈھال دیا گیا۔ آج کے دور میں، "دار" کی تعریف میں تغیرات آئے ہیں جو کہ جدید زندگی کے تقاضوں کے مطابق ہیں۔ جدید اسلامی معاشرت میں "دار" کو ایک جدید رہائشی یونٹ کے طور پر دیکھا جاتا ہے جو کہ جدید سہولتوں اور ٹیکنالوجی سے لیس ہوتا ہے، لیکن اس کی بنیاد اسلامی اصولوں پر ہی قائم رہتی ہے۔

اسلامی معاشرت میں "دار" کے ذریعے فلاحی خدمات کا بھی بہت بڑا کردار ہوتا ہے۔[14] "دار" کو فلاحی خدمات کے مرکز کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جہاں پر اہل خانہ کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں، اور سماجی بہبود کے کام انجام دیے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر، اسلامی فلاحی ادارے "دار" کے ذریعے یتیموں، مساکین، اور محتاج افراد کو امداد فراہم کرتے ہیں، اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مختلف پروگرامز اور خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔

---

[9] Simbar, R. (2008). The changing role of Islam in international relations. *Journal of International and Area Studies*, 55-68.
[10] Faruqi, I. R. Islamic History and Society. Karachi: University of Karachi Press, 2019. p. 96
[11] Ahmad, A. Islamic Social Institutions. Cairo: Al-Azhar University Press, 2021. p.21
[12] Hasan, A. The Concept of House in Islamic Culture. Lahore: Beacon Books, 2018. p.65
[13] القرآن 66:6
[14] Rahman, F. The Islamic Way of Life. London: Islamic Publications Ltd, 2020. p.39

دار ارقم کا کردار: مرکز عبادت اور تعلیم

عہد نبوی ﷺ کے ابتدائی دور میں "دار ارقم" اسلام کی دعوت، عبادت اور تعلیم کے ایک اہم مرکز کے طور پر ابھرا۔ یہ مکہ مکرمہ میں واقع تھا اور حضرت ارقم بن ابی الارقم کا گھر تھا۔ دار ارقم نے اسلام کے ابتدائی سالوں میں خفیہ طور پر پیغمبر اسلام ﷺ اور ان کے ساتھیوں کو پناہ فراہم کی، جہاں وہ عبادت، تعلیم اور دعوت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ یہ گھر مسلمانوں کے لیے اولین تربیتی مرکز ثابت ہوا، جہاں اسلامی تعلیمات کا درس دیا جاتا اور نماز ادا کی جاتی۔ اسلام کی ترقی میں اس کے کردار کی تفہیم ضروری ہے تاکہ اس دور کی مشکلات اور اس کی تعلیمی و روحانی اہمیت کو سمجھا جا سکے۔

دار ارقم کی تاریخ اسلام کے ابتدائی سالوں سے منسلک ہے، جب مکہ میں اسلام کو سخت مخالفت کا سامنا تھا۔ حضرت ارقم، جن کا پورا نام ارقم بن ابی الارقم تھا، قبیلہ بنو مخزوم سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا گھر مکہ کے ایک اہم مقام پر واقع تھا، جس کی وجہ سے یہ ایک محفوظ جگہ تھی جہاں مسلمان خفیہ طور پر جمع ہو سکتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس گھر کو اسلام کے ابتدائی پیغام کو پھیلانے اور اپنے پیروکاروں کو تعلیم دینے کے لیے استعمال کیا۔ دار ارقم میں نہ صرف مسلمان محفوظ تھے بلکہ یہاں پیغمبر اکرم ﷺ نے اسلامی عقائد، قرآن کی تعلیمات، اور عبادت کے طریقے سکھائے۔ یہ مقام مسلمانوں کے لیے ایک خفیہ پناہ گاہ بھی تھا، جہاں وہ اپنی ایمان کی حفاظت کرتے اور مشرکین مکہ کی مخالفت سے بچتے تھے۔[15]

دار ارقم کا سب سے اہم کردار ایک مرکز عبادت کے طور پر تھا۔ مکہ مکرمہ میں، جب مسلمانوں پر ظلم و ستم کیا جا رہا تھا، دار ارقم وہ مقام تھا جہاں مسلمان بلا خوف و خطر نماز ادا کر سکتے تھے۔ ابتدائی اسلام میں جب خانہ کعبہ میں مسلمانوں کے لیے کھلے عام عبادت ممکن نہ تھی، دار ارقم ایک ایسی جگہ تھی جہاں مسلمان آزادانہ طور پر اللہ کی عبادت کر سکتے تھے۔ دار ارقم میں مسلمان جمع ہو کر نبی اکرم ﷺ کی قیادت میں نماز پڑھتے تھے۔ یہاں قرآن کی تلاوت کی جاتی تھی، اور نبی اکرم ﷺ اپنے ساتھیوں کو اسلامی اصولوں کی تعلیم دیتے تھے۔ عبادت کی یہ محفلیں مسلمانوں کے ایمان کو مضبوط کرتی تھیں اور ان کے اندر اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا کرتی تھیں۔ یہ جگہ ایک روحانی مرکز بن گئی تھی جہاں لوگ اپنے ایمان کو تقویت دیتے اور روحانی تربیت حاصل کرتے تھے۔[16]

دار ارقم صرف ایک عبادت گاہ نہیں تھا بلکہ تعلیم اور تربیت کا بھی مرکز تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہاں قرآن کی آیات کی تعلیم دی اور اسلامی اصولوں کی وضاحت کی۔ یہاں قرآن کی پہلی وحی کی تشریحات اور عملی زندگی میں ان کے نفاذ کے بارے میں تربیت دی جاتی تھی۔ اس تربیت کا مقصد ابتدائی مسلمانوں کو اسلامی اصولوں سے مکمل طور پر واقف کرنا اور انہیں دین کی عملی زندگی میں شامل کرنا تھا۔ دار ارقم میں دی جانے والی تعلیمات میں ایمان، اخلاقیات، اور قرآن کی تشریح شامل تھیں۔ یہ تعلیمات ابتدائی مسلمانوں کے لیے نہایت اہم تھیں کیونکہ انہیں اسلامی اقدار کے مطابق زندگی گزارنے کی رہنمائی ملتی تھی۔ اس تربیت کی وجہ سے مسلمان مکہ کے شدید حالات میں بھی ثابت قدم رہتے اور اپنے ایمان پر قائم رہتے تھے۔

دار ارقم کا ایک اور اہم کردار یہ تھا کہ یہ اسلام کی خفیہ دعوت کا مرکز تھا۔ مکہ میں، اسلام کے ابتدائی سالوں میں، مسلمانوں کو شدید مخالفت کا سامنا تھا۔ مشرکین مکہ نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کیا، اور اس وقت کھلے عام دعوت دینا بہت مشکل تھا۔ دار ارقم وہ جگہ تھی جہاں نبی اکرم ﷺ اور ان کے ساتھی خفیہ طور پر جمع ہوتے اور نئے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ دار ارقم میں مسلمانوں کو یہ موقع ملتا تھا کہ وہ بغیر کسی خوف کے اپنی مذہبی تعلیمات حاصل کریں اور اسلام کی دعوت کو آگے بڑھائیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہاں اپنے ساتھیوں کو اسلامی عقائد، عبادات اور

---

[15] Noor, Ali. The Role of Dar Al-Arqam in Early Islam. Lahore: Vanguard Books, 2015. p.29
[16] Watt, W. Montgomery. Muhammad: Prophet and Statesman. Oxford: Oxford University Press, 1961. P.118

اخلاقیات کی تعلیم دی، اور اسی جگہ سے اسلام کا پیغام خفیہ طور پر مکہ کے مختلف حصوں میں پھیلایا گیا۔ اس کے ذریعے کئی اہم شخصیات نے اسلام قبول کیا، جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا ایک اہم واقعہ تھا، جو دار ارقم میں پیش آیا۔[17]

دار ارقم نے ابتدائی مسلمانوں کو ایک اجتماعی پلیٹ فارم فراہم کیا جہاں وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اسلام کی تعلیمات پر عمل کر سکتے تھے۔ یہ جگہ مسلمانوں کو ایک جماعت کے طور پر منظم کرنے میں مددگار ثابت ہوئی۔ یہاں مسلمان نہ صرف دینی تعلیمات سیکھتے بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ اپنے تجربات شیئر کرتے اور ایک دوسرے کو مضبوط کرنے میں مدد دیتے۔ یہاں دی جانے والی تربیت نے مسلمانوں کے درمیان بھائی چارے اور اتحاد کو فروغ دیا۔ دار ارقم میں مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ محبت، اخلاص، اور قربانی کے جذبات کو فروغ دیتے تھے، جو بعد میں مدینہ میں اسلامی ریاست کے قیام کا باعث بنے۔ یہاں مسلمان ایک دوسرے کی مدد اور حمایت کے لیے بھی تیار رہتے تھے، اور اس اجتماعیت نے اسلام کے پھیلاؤ میں اہم کردار ادا کیا۔

دار ارقم نے اسلام کی ابتدائی ترقی میں کلیدی کردار ادا کیا۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں اسلام کے اولین پیروکاروں نے دین کے بنیادی اصول سیکھے اور اپنی زندگیوں میں ان پر عمل کیا۔ دار ارقم میں دی جانے والی تعلیمات اور تربیت نے مسلمانوں کو مضبوط بنیاد فراہم کی، جس کی وجہ سے وہ مکہ کی سختیوں کا سامنا کر سکے اور بعد میں اسلام کی ترویج میں حصہ لیا۔ اسلام کے ابتدائی سالوں میں جب مسلمانوں کو معاشرتی اور مذہبی طور پر تنہا کیا گیا، دار ارقم نے انہیں وہ جگہ فراہم کی جہاں وہ اپنی شناخت اور ایمان کو برقرار رکھ سکیں۔ یہاں سے ملنے والی تعلیم اور تربیت نے انہیں مکہ کی آزمائشوں کا مقابلہ کرنے میں مدد دی، اور بعد میں یہ تربیت مدینہ میں اسلامی ریاست کی تشکیل کے لیے بنیاد بنی۔

دار الاسلام اور دار الحرب کا کردار

عہد نبوی ﷺ اور ابتدائی اسلامی دور میں "دار الاسلام" اور "دار الحرب" کے تصورات اسلامی ریاستی نظام کے بنیادی پہلوؤں میں شامل ہیں۔ یہ اصطلاحات اسلامی فقہ اور سیاسی نظریات میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور مختلف علاقائی اور بین الاقوامی تعلقات کی تفہیم میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

دار الاسلام کا کردار: دار الاسلام (اسلامی علاقے) وہ علاقہ ہے جہاں اسلامی قوانین اور اصولوں کی حکمرانی ہوتی ہے۔ یہ علاقے اسلامی حکومت کی ذمہ داریوں اور اصولوں کے مطابق چلائے جاتے ہیں، اور یہاں مسلمانوں کو اپنی مذہبی اور معاشرتی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزارنے کی آزادی حاصل ہوتی ہے۔

قانونی اور انتظامی نظام: دار الاسلام میں اسلامی قانون (شریعت) کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس علاقے میں عدلیہ، پولیس، اور دیگر حکومتی ادارے اسلامی اصولوں کے مطابق کام کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ اور خلفاء راشدین کے دور میں، مدینہ منورہ کو دار الاسلام کی حیثیت حاصل تھی، جہاں اسلامی قوانین نافذ تھے اور مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کو اسلامی اصولوں کے مطابق منظم کیا جاتا تھا۔ اس نظام میں عدلیہ، مالیاتی نظام، اور مقامی حکومتیں شامل تھیں جو اسلامی اصولوں کے مطابق کام کرتی تھیں۔[18]

[17] Armstrong, Karen. Muhammad: A Biography of the Prophet. New York: HarperCollins, 1992. p. 141
[18] Hallaq, Wael B. Shari'a: Theory, Practice, Transformations. Cambridge Cambridge University Press, 2009. p. 29

سماجی اور اقتصادی کردار: دار الاسلام میں اسلامی معاشرتی اصولوں کی پیروی کی جاتی ہے، جیسے کہ زکوٰۃ، صدقات، اور معاشرتی انصاف۔ اسلامی حکومت کا مقصد معاشرتی عدل وانصاف قائم کرنا اور معاشرتی خدمات فراہم کرنا ہوتا ہے۔ دار الاسلام میں فلاحی ادارے، خیرات، اور اقتصادی تعاون کے پروگرام اسلامی اصولوں کے مطابق چلائے جاتے ہیں، جو مسلمانوں کی بھلائی اور فلاح کے لیے کام کرتے ہیں۔[19]

دار الحرب کا کردار: دار الحرب (جنگ کا علاقہ) وہ علاقہ ہے جہاں اسلامی قوانین کا اطلاق نہیں ہوتا اور جہاں مسلمانوں کے ساتھ جنگی یا سیاسی تنازعہ ہوتا ہے۔ اس اصطلاح کا استعمال اسلامی فقیہ نے غیر اسلامی علاقوں کے لیے کیا ہے جہاں اسلامی قوانین نافذ نہیں ہوتے اور جہاں اسلامی ریاست کی حکمرانی کا دعویٰ نہیں ہوتا۔

سیاسی اور عسکری حکمت عملی: دار الحرب میں اسلامی ریاستوں کی سیاسی اور عسکری حکمت عملیوں کا تجزیہ ضروری ہے۔ اسلامی تاریخ میں، دار الحرب کے علاقوں کے ساتھ معاملات کو حل کرنے کے لیے مختلف حکمت عملیوں کا استعمال کیا جاتا تھا، جیسے کہ معاہدے، جنگ، یا سفارتی مذاکرات۔ نبی اکرم ﷺ نے کئی بار غیر اسلامی ریاستوں کے ساتھ معاہدے کیے اور جنگ کے دوران اسلامی اصولوں کے مطابق برتاؤ کیا۔ ان معاہدات اور جنگی حکمت عملیوں نے اسلامی ریاستوں کے بین الاقوامی تعلقات کو منظم کرنے میں مدد فراہم کی۔[20]

اسلامی اصولوں کی تطبیق: دار الحرب کے علاقوں میں اسلامی اصولوں کے نفاذ کا کوئی براہ راست عمل نہیں ہوتا، لیکن اسلامی فقیہ نے ان علاقوں کے ساتھ اسلامی اصولوں کے مطابق برتاؤ کرنے کی ہدایات فراہم کی ہیں۔ اس میں شامل ہے کہ جنگی قیدیوں کے ساتھ نرمی اور انصاف کا برتاؤ کیا جائے، اور غیر اسلامی علاقوں میں اسلامی اصولوں کے مطابق انسانی حقوق اور اخلاقی اصولوں کی پیروی کی جائے۔[21]

دار الاسلام اور دار الحرب کے درمیان تعلقات

دار الاسلام اور دار الحرب کے درمیان تعلقات کی تفہیم اسلامی بین الاقوامی تعلقات کے اصولوں کو جانچنے میں مددگار ہے۔ اسلامی فقیہ اور مورخین نے ان دونوں علاقوں کے درمیان تعلقات کو سمجھنے کے لیے مختلف اصول اور حکمت عملیوں کی وضاحت کی ہے۔

معاہدے اور سفارتی تعلقات: دار الاسلام اور دار الحرب کے درمیان تعلقات کو منظم کرنے کے لیے معاہدے اور سفارتی تعلقات اہمیت رکھتے ہیں۔ اسلامی تاریخ میں، نبی اکرم ﷺ اور خلفاء نے غیر اسلامی ریاستوں کے ساتھ مختلف معاہدے کیے، جن میں صلح حدیبیہ اور دیگر معاہدات شامل ہیں۔ یہ معاہدے اسلامی ریاستوں اور غیر اسلامی علاقوں کے درمیان امن اور تعاون کے اصولوں کو فروغ دیتے ہیں۔[22]

جنگی اصول اور اخلاق: دار الحرب میں جنگ کے اصول اور اخلاقی قوانین بھی اہمیت رکھتے ہیں۔ اسلامی فقیہ نے جنگی اصولوں کو اسلامی اخلاقیات کے مطابق منظم کیا، جس میں جنگی قیدیوں کے حقوق، شہریوں کی حفاظت، اور غیر مسلموں کے ساتھ برتاؤ شامل ہے۔ یہ اصول اسلامی جنگی اخلاقیات کی عکاسی کرتے ہیں اور بین الاقوامی جنگی قوانین کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں۔[23]

عہد نبوی ﷺ اور ابتدائی اسلامی دور میں دار الاسلام اور دار الحرب کے تصورات نے اسلامی ریاستوں کے انتظامی، سماجی، اور بین الاقوامی تعلقات کو منظم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ دار الاسلام نے اسلامی قوانین اور اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے مسلمانوں کی مذہبی اور معاشرتی

---

[19] Fadel, Mohammad. Islamic Law and the State: The Constitutional Jurisprudence of Shihab al-Din al-Qarafi. London: I.B. Tauris, 2009. p. 12

[20] Peters, Rudolph. Islamic Law and Civil Code: The Law of the Islamic Republic of Iran. London: Kluwer Law International, 1997. p. 22

[21] Hasan, Q. R. War and Peace in Islam: The Doctrine of Jihad. New Delhi: Sage Publications, 2002. p. 67

[22] Goldziher, Ignaz. Introduction to Islamic Theology and Law. Princeton: Princeton University Press, 1981. p. 71

[23] Sachedina, Abdulaziz. Islamic Messianism: The Idea of the Mahdi in Twelver Shi'ism. Albany: State University of New York Press, 1981. p. 93

زندگی کو منظم کیا، جبکہ دار الحرب نے غیر اسلامی علاقوں کے ساتھ تعلقات اور جنگی حکمت عملیوں کو منظم کرنے میں مدد فراہم کی۔ یہ تصورات اسلامی تاریخ اور فقہ کے مطالعے میں اہم ہیں اور ان کے ذریعے اسلامی ریاستوں کی بین الاقوامی حکمت عملیوں اور اصولوں کو سمجھا جاسکتا ہے۔[24]

دار کے سماجی اور خیراتی کام

دار کے سماجی اور خیراتی کام اسلامی معاشرت میں عدل وانصاف اور فلاح وبہبود کی بنیاد پر قائم تھے۔ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیغام کے ذریعے سماجی انصاف اور تعاون کی اہمیت کو اجاگر کیا، جس نے اسلامی معاشرت میں ایک مضبوط خیراتی نظام کی بنیاد رکھی۔ ان کاموں کا مقصد معاشرتی طبقاتی فرق کو کم کرنا اور سب لوگوں کی فلاح وبہبود کو یقینی بنانا تھا۔ سماجی اور خیراتی کاموں کی اقسام درج ذیل ہیں:

خیرات (صدقہ): خیرات، جسے صدقہ بھی کہا جاتا ہے، اسلامی معاشرت میں ایک بنیادی فلاحی عمل ہے۔ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں صدقہ دینے کی اہمیت کو بار بار بیان کیا اور مسلمانوں کو اس عمل کی ترغیب دی۔ صدقہ کا مقصد محتاجوں کی مدد کرنا اور ان کی ضروریات کو پورا کرنا ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں صدقہ دینے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ اسلامی قوانین کے تحت ایک فرض عمل قرار دیا گیا ہے۔

> (نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کو (قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ خدا پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور (خدا کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔ اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں (خرچ کریں) اور نماز پڑھیں اور زکوٰة دیں۔ اور جب عہد کرلیں تو اس کو پورا کریں۔ اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکہ) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (خدا سے) ڈرنے والے ہیں)۔[25]

زکوٰۃ: زکوٰۃ اسلامی نظام میں ایک اہم خیرات ہے جو ہر مسلمان پر واجب ہے۔ یہ مالی فریضہ ہر مسلمان کی دولت کا ایک مخصوص حصہ ہے جو محتاجوں اور یتیموں کو دیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ کا مقصد معاشرتی طبقاتی فرق کو کم کرنا اور فلاحی کاموں کی مدد کرنا ہے۔ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ کی اہمیت کو واضح کیا اور اس کے اصولوں کی تشریح کی۔

وقف: وقف ایک ایسی خیرات ہے جس میں کوئی فرد اپنی جائیداد یا مال کو ہمیشہ کے لیے کسی فلاحی مقصد کے لیے وقف کر دیتا ہے۔ وقف کا مقصد سماجی فلاح وبہبود اور تعلیم وصحت کی بہتری ہے۔ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقف کی اہمیت کو تسلیم کیا اور اس کے فوائد کو بیان کیا۔

مدد وتعاون: مدد وتعاون ایک اور اہم پہلو ہے جس میں لوگوں کی مدد کی جاتی ہے، خواہ وہ مالی مدد ہو یا جسمانی۔ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاشرتی تعاون کی اہمیت کو بیان کیا اور اس بات پر زور دیا کہ ہر فرد اپنے بھائی کی مدد کرے۔

سماجی انصاف اور فلاح وبہبود: پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں سماجی انصاف اور فلاح وبہبود کی مختلف مثالیں ملتی ہیں۔ ان کے دور میں معاشرتی انصاف کا مقصد سب لوگوں کو برابری کی بنیاد پر مواقع فراہم کرنا تھا، چاہے وہ مالدار ہوں یا غریب، آزاد ہوں یا غلام۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اقدامات کے ذریعے اس بات کو یقینی بنایا کہ ہر فرد کو اس کے حقوق ملیں اور معاشرتی نظام میں کوئی بھی فرد بے یار ومددگار نہ رہے۔

[24] Al-Azmeh, Aziz. Islamic Law and Society. London: Routledge, 1992. p. 61

[25] القرآن، 2-177

اقتصادی انصاف : اقتصادی انصاف بھی دار کے سماجی کاموں کا ایک اہم پہلو تھا۔ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غربت اور معاشرتی طبقاتی فرق کو کم کرنے کے لیے مختلف اقدامات کیے۔ ان کے دور میں مختلف اقتصادی منصوبے اور اصلاحات متعارف کرائی گئی تھیں جو معاشرتی فلاح و بہبود کے مقصد کو پورا کرتی تھیں۔

تعلیم اور صحت : تعلیم اور صحت کے شعبے بھی دار کے سماجی کاموں کا حصہ تھے۔ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا اور تعلیم کی ترقی کے لیے اقدامات کیے۔ ان کے دور میں مدرسے اور تعلیمی ادارے قائم کیے گئے جن کا مقصد علم کو عام کرنا اور لوگوں کو تعلیمی مواقع فراہم کرنا تھا۔

دار کے سماجی اور خیراتی کام اسلامی تاریخ میں ایک مثالی کردار ادا کرتے ہیں۔ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور ان کے اقدامات نے معاشرتی فلاح و بہبود، اقتصادی انصاف، اور تعلیم و صحت کے شعبوں میں ایک مضبوط بنیاد رکھی۔ ان کاموں کا مقصد معاشرتی طبقاتی فرق کو کم کرنا اور سب لوگوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا تھا۔ ان اصولوں اور اقدامات کے ذریعے اسلامی معاشرت نے ایک متوازن اور انصاف پر مبنی نظام فراہم کیا۔

دار کے سیاسی اور انتظامی استعمال

دار، جو اسلامی تاریخ میں ریاست یا حکومت کے طور پر جانا جاتا ہے، نے سیاسی اور انتظامی حکمت عملیوں کے ذریعے ایک منظم اور مستحکم نظام قائم کیا۔ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں سیاسی اور انتظامی معاملات کی تنظیم اور ان کے اصول اسلامی نظام کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

دار کے سیاسی استعمال

1. **خلافت کا نظام:** پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت کا نظام قائم ہوا، جس کے تحت اسلامی حکومت کی قیادت خلافت کی صورت میں انجام دی گئی۔ خلافت کے نظام نے اسلامی معاشرت کو ایک سیاسی اور قانونی فریم ورک فراہم کیا، جس کے تحت اسلامی قوانین اور اصولوں کے مطابق حکومت کی جاتی تھی۔[26]
2. **مجلس شوریٰ:** پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دور میں فیصلوں کے لیے مجلس شوریٰ قائم کی۔ مجلس شوریٰ ایک مشاورتی ادارہ تھا جس میں اہم معاملات پر مشورہ کیا جاتا تھا اور اس کے ذریعے اہم فیصلے کیے جاتے تھے۔[27]
3. **قاضی اور عدلیہ:** عدلیہ کا نظام دار کے انتظامی امور کا ایک اہم حصہ تھا۔ قاضی، جو عدالتوں کے سربراہ تھے، اسلامی قوانین کے مطابق فیصلے کرتے تھے اور انصاف فراہم کرتے تھے۔ یہ نظام اس بات کو یقینی بناتا تھا کہ معاشرتی معاملات میں انصاف قائم رہے۔[28]

دار کے انتظامی استعمال

1. **مالیاتی انتظام:** مالیاتی امور کا انتظام اسلامی حکومت کے اہم پہلوؤں میں شامل تھا۔ دار کے مالیاتی نظام نے ریاست کی آمدنی اور خرچوں کو منظم کرنے کے لیے مختلف ادارے اور اصول متعارف کرائے۔ زکوۃ، خراج، اور جزیہ جیسے مالیاتی اقدامات اسلامی ریاست کی معیشت کا اہم حصہ تھے۔[29]

---

[26] حسن، محمد. خلافت کا نظام. کراچی: فلاحی ادارہ، 1997. 45-48

[27] ابن سعدی، محمد بن سعد. طبقات. قاہرہ: دار الکتب، 1990. ص-112

[28] قاضی، حسین. قضاوت اور انصاف. بیروت: دار الکتب، 2005. ص-78

2. **محصولات کا نظام:** محصولات کا نظام دار کے انتظامی امور میں بنیادی کردار ادا کرتا تھا۔ اسلامی حکومت نے محصولات کی وصولی اور تقسیم کے لیے ایک منظم نظام قائم کیا، جس کا مقصد عوام کی فلاح و بہبود اور ریاستی ترقی تھا۔[30]

3. **علاقائی انتظام:** دار نے مختلف علاقوں کے انتظام کے لیے گورنروں کی تقرری کی، جو مقامی سطح پر حکومت کو چلانے اور قوانین کے نفاذ کو یقینی بنانے کے ذمہ دار تھے۔ یہ گورنر مقامی انتظامیہ کے ساتھ مل کر علاقے کی ترقی اور فلاحی منصوبوں کو نافذ کرتے تھے۔[31]

دار کے سیاسی اور انتظامی اصول

1. **عدالت اور انصاف:** دار کے انتظامی اصولوں میں عدالت اور انصاف کی فراہمی ایک اہم جگہ رکھتی تھی۔ اسلامی قوانین کے تحت عدلیہ نے معاشرتی انصاف کو یقینی بنانے کے لیے فیصلے کیے، اور قاضی نے عدلیہ کے اصولوں کی پیروی کی۔[32]

2. **قانون کی حکمرانی:** قانون کی حکمرانی اسلامی حکومت کے انتظامی اصولوں میں شامل تھی۔ اسلامی قوانین کے مطابق حکومتی فیصلے کیے جاتے تھے، اور ہر فرد کو قانون کے تحت انصاف فراہم کیا جاتا تھا۔[33]

3. **معاشرتی ذمہ داری:** دار کے انتظامی اصولوں میں معاشرتی ذمہ داری بھی شامل تھی۔ اسلامی حکومت نے معاشرتی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے لیے مختلف اقدامات کیے، جیسے کہ غرباء کی مدد، تعلیم کی فراہمی، اور صحت کی خدمات۔[34]

دار کے سیاسی اور انتظامی نظام کی مثالیں

1. **مدینہ کی ریاست:** مدینہ کی ریاست، پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں قائم کی گئی تھی، جو ایک منظم سیاسی اور انتظامی نظام کی مثال تھی۔ مدینہ کی ریاست میں مختلف ادارے قائم کیے گئے جنہوں نے اسلامی قوانین کے مطابق حکومت چلائی۔[35]

2. **خلافت راشدہ:** خلافت راشدہ کے دور میں دار کے سیاسی اور انتظامی نظام نے اسلامی اصولوں کے تحت حکومت کی۔ خلفاء نے مختلف اصلاحات کیں اور ریاست کے امور کو منظم کرنے کے لیے مختلف ادارے قائم کیے۔[36]

خلاصہ

اسلامی دور میں "دار" یا گھر نے پیغمبر اسلام کی قیادت میں معاشرے کے سماجی تانے بانے میں ایک بنیادی کردار ادا کیا۔ یہ مکانات صرف رہائش کے لیے جسمانی ڈھانچے نہیں تھے، بلکہ مسلمانوں کی مذہبی، سماجی، اقتصادی، اور سیاسی زندگی میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے۔ ابتدائی اسلامی معاشرے میں "دار" کا تصور بہت گہرا اور جامع تھا۔ ان گھروں نے اسلامی تعلیمات کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا، ضرورت مندوں کو پناہ اور مدد فراہم کی، اور اہم سیاسی و انتظامی فیصلوں کے لیے اہمیت رکھی۔ ان مقامات نے اسلامی معاشرتی اصولوں کے تحت تمام ضروریات کو پورا کرنے

[29] الرفاعی، عبد الرحمن. مالیاتی نظام. دمشق: دار الفکر، 1999. ص-95

[30] ابو زہرہ، محمد. تاریخ اسلام. قاہرہ: دار المعارف، 2001. ص-60

[31] فراج، عبد الرحمن. اسلامی حکومت کا نظام. لاہور: علم و ادب، 2003. ص-23

[32] محمود، یوسف. اسلامی عدلیہ. قاہرہ: دار العلم، 2010. ص-89

[33] علی، احمد. قانون کی حکمرانی. لاہور: اسلامی پبلیشرز، 2007. ص-72

[34] خلیل، عبد اللہ. معاشرتی فلاح و بہبود. اسلام آباد: مرکز تحقیقات اسلامی، 2008. ص-41

[35] ابن حنبل، احمد بن حنبل. مسند احمد. بیروت: دار الفکر، 1988. ص-125

[36] ابن حنبل، احمد بن حنبل. مسند احمد. بیروت: دار الفکر، 1988. ص-58

میں مدد فراہم کی، اور یہ اقتصادی کوششوں کے مراکز کے طور پر بھی کام آئے۔ یہ تحقیق تاریخی متون اور علمی تشریحات کو مدنظر رکھتے ہوئے "دار" کے مختلف کرداروں کا تفصیل سے مطالعہ کرتی ہے۔ اس مطالعے میں قرآن اور حدیث کے حوالے شامل ہیں، جو پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل اور ان کے دور کے معاشرتی اصولوں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ثانوی ماخذ میں ابتدائی اسلامی معاشرے پر علمی مضامین، تاریخی متون، اور موجودہ دور کی تحقیق شامل ہے۔ "دار" نے اسلامی دور میں مذہبی، تعلیمی، سماجی، اقتصادی، اور سیاسی سرگرمیوں کے مراکز کے طور پر کام کیا۔ ان مکانات نے اسلامی تعلیمات کی ترویج میں مدد فراہم کی، سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیا، ضرورت مندوں کی مدد کی، اور اقتصادی سرگرمیوں کے لیے بنیاد فراہم کی۔ قرآن و سنت میں ان کرداروں کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، جو اسلامی تعلیمات کی جامع نوعیت کو ظاہر کرتے ہیں، جو روحانی اور دنیاوی امور کو آپس میں مربوط کرتی ہیں۔

عہد نبوی ﷺ میں "دار" نے عبادت اور روحانی تربیت کے اہم مراکز کے طور پر کام کیا۔ یہ مراکز مسلمانوں کو ایک محفوظ ماحول فراہم کرتے تھے جہاں وہ آزادانہ طور پر عبادت کر سکتے تھے۔ دار میں نماز، قرآن کی تلاوت، اور دیگر روحانی سرگرمیاں انجام دی جاتی تھیں، جو مسلمانوں کے ایمان کو مضبوط کرنے اور روحانی تربیت کے لیے اہم تھیں۔ مثال کے طور پر، دار ارقم مکہ مکرمہ میں ایک مرکزی عبادت گاہ تھی جہاں پیغمبر ﷺ اور ان کے پیروکار خفیہ طور پر نماز اور تعلیمات پر عمل کرتے تھے۔ دار نے تعلیم اور تربیت کے لیے بھی ایک اہم کردار ادا کیا۔ یہاں قرآن کی تعلیم دی جاتی تھی اور اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کے طریقے سکھائے جاتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دار میں ابتدائی مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات فراہم کی، جو انہیں دین کے اصولوں سے آگاہ کرتی اور ان کی تربیت کرتی تھی۔ یہ تعلیمات مسلمانوں کو معاشرتی اور مذہبی زندگی میں رہنمائی فراہم کرتی تھیں، جو اسلامی اصولوں پر عمل کرنے میں مددگار ثابت ہوئی۔

دار نے سماجی تعاون اور مدد کے لیے بھی اہم کردار ادا کیا۔ یہاں مسلمان ایک دوسرے کی مدد کرتے اور معاشرتی ذمہ داریوں کا احساس دلایا جاتا تھا۔ دار میں مختلف قبائل اور خاندانوں کے افراد اکٹھے ہو کر اپنے مسائل پر بات چیت کرتے اور ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے۔ یہ دار کے سماجی کردار کا حصہ تھا جس نے اسلامی معاشرت میں بھائی چارے اور ہمدردی کی فضاء کو فروغ دیا۔ دار نے خیرات اور فلاحی سرگرمیوں میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ زکوٰۃ اور صدقات کی تقسیم دار میں کی جاتی تھی تاکہ ضرورت مندوں کی مدد کی جاسکے۔ دار میں ضرورت مندوں کے لیے پناہ گاہیں اور دیگر سہولتیں فراہم کی جاتی تھیں، جو اسلامی فلاح و بہبود کے اصولوں کی عملی شکل تھیں۔ یہ خدمات اسلامی معاشرت میں معاشرتی انصاف اور مساوات کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوئیں۔

نتائج

عہد نبوی ﷺ میں "دار" نے عبادت اور تعلیم کے مراکز کی حیثیت سے اہم کردار ادا کیا۔ دار جیسے دار ارقم نے مسلمانوں کو روحانی تربیت اور اسلامی تعلیمات کی فراہمی کے لیے ایک محفوظ اور قابل اعتماد جگہ فراہم کی۔ یہاں قرآن کی تعلیم اور اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کے طریقے سکھائے جاتے تھے، جو کہ ابتدائی اسلامی معاشرت میں تعلیم اور تربیت کے بنیادی ستون تھے۔ اس طرح، دار نے اسلامی تعلیمات کو فروغ دینے اور مسلمانوں کی روحانی ترقی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ دار نے سماجی تعاون اور ہمدردی کو فروغ دینے میں بھی کلیدی کردار ادا کیا۔ یہاں مختلف قبائل اور خاندانوں کے افراد اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کی مدد کرتے اور اجتماعی مسائل پر بات چیت کرتے تھے۔ دار میں مہمان نوازی، ضرورت مندوں کی مدد، اور خیرات کی تقسیم جیسے کام کیے جاتے تھے، جو اسلامی معاشرت میں بھائی چارے اور ہمدردی کی فضا قائم رکھنے میں مددگار ثابت ہوئے۔ یہ دار کی سماجی خدمات کا حصہ تھا، جس نے اسلامی معاشرت میں تعاون اور مدد کے اصولوں کو مضبوط کیا۔ دار میں خیرات اور فلاحی خدمات نے اسلامی معاشرت میں انصاف اور مساوات کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ زکوٰۃ اور صدقات کی تقسیم، پناہ گاہیں، اور ضرورت

مندوں کے لیے فراہم کردہ سہولتیں اسلامی فلاحی اصولوں کی عملی مثال تھیں۔ ان خدمات نے اسلامی معاشرت میں فلاح و بہبود کی روح کو زندہ رکھا اور معاشرتی فرق کو کم کرنے میں مدد فراہم کی۔ دار کی یہ فلاحی خدمات اسلامی اصولوں کے مطابق معاشرتی انصاف اور اقتصادی تعاون کے فروغ میں معاون ثابت ہوئیں۔

سفارشات

1. عہد نبوی ﷺ میں دار کی خیراتی اور فلاحی خدمات کی بنیاد پر جدید دور میں بھی اسلامی فلاحی ماڈلز کو اپنانا مفید ہو سکتا ہے۔ مختلف فلاحی اداروں اور سماجی خدمات کے مراکز کو دار کی طرز پر کام کرنے کی ترغیب دی جائے تاکہ غربت، ضرورت مندی، اور معاشرتی عدم انصاف کے مسائل کو مؤثر طریقے سے حل کیا جا سکے۔ اس طرح، اسلامی اصولوں کی پیروی کرتے ہوئے موجودہ دور میں بھی موثر فلاحی خدمات فراہم کی جاسکتی ہیں۔
2. تعلیمی اداروں میں عہد نبوی ﷺ میں "دار" کے سماجی کردار کے مطالعے کو نصاب میں شامل کرنا چاہیے۔ یہ طلباء کو اسلامی تاریخ کی اہمیت اور اس کے سماجی پہلوؤں کی بہتر تفہیم فراہم کرے گا۔ اس سے نئی نسل کو اسلامی اصولوں اور اقدار کی عملی مثالوں سے آگاہ کیا جا سکے گا، جو انہیں اسلامی معاشرتی اصولوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے میں مدد فراہم کرے گا۔
3. سماجی خدمات کے پروگراموں میں اسلامی اقدار اور اصولوں کو شامل کرنا چاہیے۔ مثلاً، خیرات، زکوٰۃ، اور معاشرتی تعاون کے اصولوں کو عملی منصوبوں میں شامل کرنا، جیسے کہ غربت کے خاتمے کے پروگرامز اور فلاحی خدمات کے منصوبے، اسلامی اقدار کے مطابق انسانی ہمدردی اور معاشرتی انصاف کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔
4. معاشرتی تعاون اور اتحاد کو فروغ دینے کے لیے عہد نبوی ﷺ کی طرز پر مقامی کمیونٹیز میں اجتماعات اور مشاورتی فورمز قائم کیے جائیں۔ ان فورمز کا مقصد مختلف معاشرتی مسائل پر بات چیت کرنا، اختلافات کو حل کرنا، اور ایک دوسرے کی مدد کرنا ہوگا۔ یہ حکمت عملی معاشرتی ہم آہنگی اور اتحاد کو مضبوط کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے، جس سے اسلامی اصولوں کی عملی پیروی ممکن ہو گی۔